سوال

(522)چھاتی کے بال اتارنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیامرد اپنی چھاتی کے بال اتار سکتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بال اتارنے کے اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں :

١۔ وہ بال جن کے اتارنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ وہ بال ہیں جنہیں فطرتی سنت کہا جاتا ہے، مثلا زیر ناف بال، اور مونچھوں کے بال، اور بغلوں کے بال، اور اس میں حج اور عمرہ کے موقع پر سر کے بال چھوٹے کرانا اور سر منڈانا بھی داخل ہوتا ہے

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«قص الشارب وإعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الأظفار وغسل البراجم ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء»

قال زكريا : قال مصعب : ونسيت العاشرة إلا أن تكون المضمضة»

رواہ مسلم (261).

" دس چیزیں فطرت میں سے ہیں : مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا"

زکریا کہتے ہیں : مصعب نے کہا : میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مگر وہ کلی کرنا ہو سکتی ہے "

٢۔ وہ بال جن کو اتارنے کی حرمت آئی ہے

اس میں ابرو کے بال اتارنے شامل ہیں، اوراس فعل کو النمص کا نام دیا جاتا ہے، اوراسی طرح داڑھی کے بال۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ»

رواہ البخاري (5931) ومسلم (2125)

"اللہ تعالی گودنے اورگدوانے والیوں، اورابرو کے بال اکھیڑنے اوراکھڑوانے والیوں، اور خوبصورتی کے لیے دانت رگڑ کر باریک کرنے والیوں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے"

اورعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب»

رواہ البخاري (5892) ومسلم (259).

"مشرکوں کی مخالت کرو، اورداڑھیوں کو بڑھاؤ، اور مونچھیں پست کرو"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"النامصۃ: وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اتارے

اورالمتنمصۃ: وہ عورت ہے جو اپنے چہرے کے بال اتروائے، اوریہ فعل حرام ہے، لیکن اگر عورت کو داڑھی یا مونچھیں آجائیں تو اسے اتارنا حرام نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک وہ مستحب ہے" شرح مسلم نووی (106/14).

۳۔ وہ بال جن سے شریعت خاموش ہے، ان کے متعلق نہ تو اتارنے کا حکم ہے، اورنہ ہی انہیں باقی رکھنے کا وجوب، مثلا چھاتی، پنڈلیوں اورہاتھوں کے بال، اوررخساروں اور پیشانی پر اگنے والے بال

توان بالوں کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے:

کچھ علماء کہتے ہیں کہ: انہیں اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ انہیں اتارنے میں اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے

جیسا کہ اللہ تعالی نے شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَءامُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللَّهِ النساء/**119**

اور میں یقینا انہیں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دونگا۔

اورکچھ علماء کا کہنا ہے : یہ بال ان میں شامل ہے جس پر شریعت خاموش ہے، اوراس کا حکم اباحت والا حکم ہے، اور وہ انہیں باقی رہنے یا اتارنے کا جواز ہے؛ کیونکہ جس سے کتاب وسنت خاموش ہو وہ معاف کردہ ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا ہے، اوراسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے   فتاوی المراۃ المسلمۃ (879/3).

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ چھاتی کے بال تیسری قسم میں داخل ہیں، جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے، لہذا انہیں کاٹنا یا نہ کاٹنا دونوں طرح ہی مباح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد01